سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

(17)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ
مُّعْرِضُوْنَ ۝١ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ
وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٢ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ڰ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ
هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝٣
قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٤
بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ښ فَلْيَاْتِنَا
بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٥ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ
اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ
فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ
جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ
الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَاۗءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩ لَقَدْ
1 ع 10 1 اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠ وَكَمْ قَصَمْنَا
مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝١١

سورۃ الانبیاء مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: رسالت کا اثبات اور مقصدِ انبیاء علیہم السلام کے ایک ہونے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی شفقت کا بیان۔

تفسیر: (1) قیامت کے دن لوگوں کے اعمال کا حساب ان کے قریب آ گیا ہے جبکہ وہ غفلت میں پڑے آخرت سے منہ پھیرے ہوئے ہیں کیونکہ وہ اس کے بجائے دنیا میں مشغول اور مگن ہیں۔

(2) ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی قرآن کا نیا حکم آتا ہے تو وہ اسے کھیل کود کرتے ہوئے بے دھیانی اور بے پروائی سے سنتے ہیں اور یہ سننا ان کے لیے ذرہ بھر مفید نہیں ہوتا۔

(3) وہ اسے اس حال میں سنتے ہیں کہ ان کے دل اس سے غافل ہوتے ہیں اور کفر کر کے خود پر ظلم کرنے والے اپنی سرگوشیاں یہ کہتے ہوئے چھپاتے ہیں: یہ جو دعویٰ کرتا ہے کہ بلاشبہ وہ رسول ہے، یہ بھی بس تمھارے جیسا ایک بشر ہے، اسے تم پر کوئی امتیاز حاصل نہیں! اور جو کلام وہ لایا ہے، وہ جادو ہے۔ کیا تم یہ سمجھ لینے کے بعد بھی کہ وہ تمھارے جیسا بشر ہے اور جو کلام لایا ہے وہ جادو ہے، اس کی پیروی کرو گے؟!

(4) رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: میرا رب جانتا ہے جو باتیں تم خفیہ طور پر کرتے ہو۔ وہ آسمانوں اور زمین کی ہر بات جانتا ہے جو کسی کہنے والے کی زبان سے نکلتی ہے۔ وہ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا، ان کے اعمال خوب جاننے والا ہے اور وہ ضرور ان کی جزا بھی انھیں دے گا۔

(5) بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پیغام کے بارے میں شک وشبہ کا شکار ہیں۔ کبھی کہتے ہیں: یہ ادھر اُدھر کے خواب ہیں جن کی کوئی تعبیر نہیں۔ کبھی کہتے ہیں: نہیں، بلکہ اس نے خود سے یہ کلام بنا لیا ہے جس کی کوئی اصل نہیں اور کبھی کہتے ہیں: وہ شاعر ہے۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو ہمارے پاس پہلے رسولوں جیسا کوئی معجزہ لائے۔ وہ تو یقیناً معجزات لائے تھے، جیسے موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور صالح علیہ السلام کی اونٹنی۔

(6) ان معجزات کا مطالبہ کرنے والوں سے پہلے کسی بستی کے لوگ تب بھی ایمان نہ لائے جب ان کی تجویز اور مطالبے کے مطابق انھیں معجزات دیے گئے بلکہ انھوں نے ان معجزات کو جھٹلا دیا تو ہم نے انھیں ہلاک کر دیا، پھر کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے؟!

(7) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے صرف مرد انسان نبی بنا کر بھیجے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے اور ہم نے فرشتے نبی بنا کر نہیں بھیجے۔ اگر تم یہ نہیں جانتے تو اپنے سے پہلے اہلِ کتاب سے پوچھ لو۔ (8) اور جو رسول ہم بھیجتے رہے، ہم نے انھیں ایسا وجود نہیں دیا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں بلکہ وہ دوسرے لوگوں کی طرح کھاتے تھے اور نہ وہ موت سے بچ کر دنیا ہی میں ہمیشہ باقی رہنے والے تھے۔ (9) پھر ہم نے اپنے رسولوں سے جو وعدے کیے تھے، وہ پورے کیے کہ انھیں اور ان پر ایمان لانے والوں میں سے جسے چاہا ہلاکت سے بچا لیا اور حد سے گزرنے والوں کو اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے تباہ کر دیا۔ (10) یقیناً ہم نے تمھاری طرف قرآن نازل کیا جس میں تمھاری عزت ہے اور وہ تمھارے لیے باعثِ فخر ہے بشرطیکہ تم اس کی تصدیق کرو اور اس میں موجود احکام پر عمل کرو۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے کہ اس پر ایمان لانے اور اس میں موجود احکام پر عمل کرنے میں جلدی کرتے؟

(11) کتنی بستیاں ایسی ہیں جن کے کفر کے ذریعے ظلم کرنے کی وجہ سے ہم نے انھیں ہلاک کیا اور ان کے بعد دوسرے لوگوں کو پیدا کیا!

فوائد: ❀ قیامت کے قریب ہونے سے یہ لازم آتا ہے کہ اس کی تیاری کی جائے۔
❀ دل کھیل کود اور لہو ولعب میں مشغول رہیں تو وہ حق سے دور ہو جاتے ہیں۔
❀ اللہ کے بندوں سے صادر ہونے والا ہر قول وفعل اس کے احاطۂ علم میں ہے۔
❀ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مشرکین کی مختلف آراء ان کے پاگل پن اور پریشانی پر دلالت کرتی ہیں۔
❀ بلاشبہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے خلاف تائید اور مدد کے اعتبار سے اپنے رسولوں اور اہلِ ایمان کے ساتھ ہے۔
❀ قرآن اس شخص کے لیے بہت زیادہ عزت وشرف کا باعث ہے جو اس پر ایمان لائے اور اس پر عمل کرے۔

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿١٢﴾ لَا تَرْكُضُوْا وَ
ارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٣﴾
قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى
جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ
مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ
فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾
وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾
لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ
الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِىَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِىْ ؕ
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾

(12) پھر جب ہلاک ہونے والوں نے ہمارا تباہ و برباد کر دینے والا عذاب دیکھا تو وہ تباہی و ہلاکت سے بچنے کے لیے جلدی جلدی اپنی بستی سے بھاگنے لگے۔

(13) تب انھیں ازراہ مذاق آواز دی گئی: بھاگو نہیں، جن نعمتوں اورلذتوں میں تم مگن تھے اور جن گھروں میں تم رہتے تھے، ان کی طرف پلٹ جاؤ، تاکہ تم سے تمھاری دنیا کے بارے میں کچھ پوچھ لیا جائے۔

(14) ان ظالموں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے کہا: ہائے ہماری تباہی اور خرابی! بے شک ہم اللہ کے ساتھ کفر کر کے ظلم کرنے والے تھے۔

(15) پھر تو وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہی رہے اور اپنی ہلاکت و تباہی کی دعائیں دہراتے رہے حتی کہ ہم نے انھیں جڑوں سے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بے جان کر دیا اور ان میں زندگی کے آثار اور کوئی حرکت ہی نہ رہی۔

(16) ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے، انھیں کھیل تماشے کے طور پر اور بیکار نہیں بنایا بلکہ انھیں اپنی قدرت کی دلیل کے طور پر بنایا ہے۔

(17) اگر ہم نے بیوی یا اولاد بنانی ہوتی تو اپنے پاس ہی سے بنا لیتے اور ہم یہ سب کچھ کرنے والے نہ تھے کیونکہ ہم اس سے پاک ہیں۔

(18) بلکہ جو حق ہم اپنے رسول کی طرف وحی کرتے ہیں، وہ اہلِ کفر کے باطل پر مارتے ہیں تو وہ اس کا سر پھوڑ دیتا ہے اور ان کا باطل ملیامیٹ ہو جاتا ہے۔ اے اللہ کے بارے میں بیوی اور اولاد کا عقیدہ رکھنے والو! تمھاری اس نازیبا بات کی وجہ سے جو اللہ کی شان کے لائق نہیں، تمھارے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔

چونکہ بیوی اور اولاد بنانے سے محتاجی کا اشارہ ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ وہ اس کائنات کا مالک ہے، چنانچہ فرمایا:

(19) اللہ اکیلے ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور اس کے ہاں جو فرشتے ہیں، وہ اس کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں نہ عبادت کرتے کرتے تھکتے ہیں۔

(20) وہ مسلسل اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس سے اکتاتے نہیں۔

(21) بلکہ مشرکوں نے اللہ کے سوا جو معبود بنا رکھے ہیں، وہ مردوں کو زندہ نہیں کرتے، سو جو ایسا کرنے سے عاجز ہیں، یہ لوگ ان کی عبادت کیسے کرتے ہیں؟!

(22) اگر آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا متعدد معبود ہوتے تو ان معبودوں کے بادشاہت میں جھگڑنے کی وجہ سے آسمان و زمین کا نظام درہم برہم ہو جاتا جبکہ فی الواقع ایسا نہیں۔ سو عرش کا رب اللہ تعالیٰ ان اوصاف سے پاک ہے جو مشرک اس کے بارے میں جھوٹ بولتے ہوئے بتاتے ہیں کہ اس کے شریک ہیں۔

(23) اللہ تعالیٰ اپنے اقتدار اور فیصلہ کرنے میں یکتا ہے۔ وہ جو فیصلہ کرے اور مقدر ٹھہرائے، اس سے اس بارے میں کوئی پوچھ نہیں سکتا اور وہ اپنے بندوں سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھے گا اور انھیں ان کا بدلہ دے گا۔ (24) بلکہ انھوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لیے۔ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: ان کے لائق عبادت ہونے کی اپنی دلیل لے آؤ۔ یہ مجھ پر نازل ہونے والی کتاب ہے اور مجھ سے پہلے رسولوں پر نازل ہونے والی کتابیں بھی ہیں۔ ان میں تمھاری کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ مشرکوں کی اکثریت صرف جہالت اور تقلید کا سہارا لیتی ہے، اس لیے وہ حق قبول کرنے سے منہ موڑتے ہیں۔

فوائد: ❀ ظلم انفرادی طور پر ہو یا اجتماعی سطح پر، بہر حال ہلاکت اور تباہی کا باعث ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بے کار پیدا نہیں کی کیونکہ وہ بے فائدہ کام کرنے سے پاک ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ ہے کہ وہ حق کو غلبہ عطا کرتا ہے اور باطل کو شکست سے دوچار کرتا ہے۔

❀ تمانع (دو چیزوں کے اکٹھے ہونے کا محال ہونا) کی دلیل سے شرک کے عقیدے کی نفی کی گئی ہے، یعنی دو معبودوں کا ہونا محال اور ناممکن ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا
سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ
بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَ
لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾
وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ
كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ ع اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ (ع 2 19 2)
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ
كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ
تَمِيْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾
وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ
فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ
اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ
الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٥﴾

(25) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھیجے، ان کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، لہٰذا مجھ اکیلے کی عبادت کرو اور میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو۔

(26) مشرکوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جھوٹ سے پاک اور بری ہے جو وہ کہتے ہیں، بلکہ فرشتے تو اللہ کے بندے ہیں۔ اس نے انھیں عزت عطا کی ہے۔ انھیں اس کا قرب حاصل ہے۔

(27) وہ اپنے رب سے آگے بڑھ کر کوئی بات نہیں کہتے، یہی وجہ ہے کہ اس وقت تک بولتے نہیں جب تک ان کا رب انھیں حکم نہ دے۔ وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں اور اس کے کسی حکم کی مخالفت نہیں کرتے۔

(28) وہ ان کے اگلے پچھلے اعمال جانتا ہے اور وہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش نہیں کرتے اور وہ بھی صرف اس کے لیے جس کی سفارش کرنا اللہ کو پسند ہو۔ وہ اس پاک ذات کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں اور کسی حکم یا ممانعت میں اس کی مخالفت نہیں کرتے۔

(29) بالفرض (اگر) کوئی فرشتہ یہ کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو ہم اس کی اس بات پر اسے قیامت کے دن جہنم کا عذاب دیں گے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اسی طرح کی سزا ہم اللہ کے ساتھ کفر و شرک کرنے والے ظالموں کو دیں گے۔

(30) کیا ان لوگوں نے نہیں جانا جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا کہ آسمان و زمین دونوں آپس میں ملے ہوئے تھے، ان کے درمیان خلا نہ تھا کہ اس سے بارش نازل ہو، پھر ہم نے ان میں فاصلہ کر دیا۔ ہم نے آسمان سے زمین کی طرف نازل ہونے والے اس پانی سے ہر جاندار چیز، یعنی حیوانات اور نباتات بنائے۔ کیا وہ اس سے عبرت حاصل نہیں کرتے اور اکیلے اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟

(31) اور ہم نے زمین میں پختہ اور مضبوط پہاڑ پیدا کیے تاکہ وہ اپنے اوپر موجود چیزوں کو لے کر حرکت نہ کرے اور ہم نے اس میں چلنے کی جگہیں اور کھلے راستے بنا دیے تاکہ لوگ اپنے سفروں میں اپنے مقصود کی طرف راہ پا سکیں۔

(32) اور ہم نے آسمان کو بغیر ستونوں کے چھت بنایا جو گرنے سے محفوظ ہے اور سُن گن سے بھی محفوظ ہے اور مشرک آسمانی نشانیوں، جیسے سورج چاند وغیرہ سے منہ پھیرتے ہیں، نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

(33) اور اکیلے اللہ ہی نے سکون و راحت کے لیے رات پیدا کی اور کمائی کرنے کے لیے دن بنایا اور سورج کو دن کی نشانی بنایا اور چاند کو رات کی علامت قرار دیا۔ سورج اور چاند ہر ایک اپنے اپنے خاص مدار میں چل رہے ہیں۔ وہ اس سے ہٹتے ہیں نہ ادھر ادھر ہوتے ہیں۔ (34) اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ سے پہلے بھی ہم نے کسی بشر کے لیے اس دنیا میں ہمیشہ رہنا نہیں بنایا، لہٰذا اگر اس زندگی میں آپ کی مدت ختم ہوگئی اور آپ فوت ہو گئے تو کیا یہ لوگ آپ کے بعد باقی رہیں گے؟! ہرگز نہیں۔ (35) ہر نفس خواہ وہ مومن ہے یا کافر، اسے دنیا میں موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور اے لوگو! دنیا میں ہم تمھیں انعامات، تکلیفوں اور مصیبتوں کے ذریعے سے آزماتے رہیں گے، پھر موت کے بعد تمھیں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے، کسی دوسرے کی طرف نہیں، تو ہم تمھیں تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیں گے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اولاد سے بے نیاز اور پاک ہے۔

❀ فرشتوں کا مقام و مرتبہ اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ اس کے بندے ہیں جنھیں اس نے اپنی اطاعت کے لیے پیدا کیا ہے۔ انھیں مذکر و مؤنث جنس والے قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ وہ اللہ کے معزز بندے ہیں۔

❀ آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ کے قانونِ تدریج (ایک حالت کے بعد دوسری حالت میں پیدا کرنا) کے تحت پیدا کیا گیا۔ پہلے انھیں اس طرح پیدا کیا گیا کہ وہ دونوں آپس میں ملے ہوئے تھے، پھر ان کے درمیان فاصلہ کر دیا گیا۔

❀ آزمائش جس طرح شر اور تکلیف کے ذریعے سے ہوتی ہے، اسی طرح خیر و عنایت کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا
الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٦﴾
خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۭ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا
عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً
فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٤٠﴾
وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا
مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ ع قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ (ع 3 12 3)
وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٢﴾
اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ
اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٣﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَ
اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي
الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ قُلْ اِنَّمَآ
اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ڮ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿٤٥﴾

36 اور اے رسول (ﷺ)! جب یہ مشرک آپ کو دیکھتے ہیں تو اپنے پیروکاروں کو آپ سے نفرت دلانے کے لیے آپ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں: کیا یہی ہے وہ جو تمھارے ان معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے جن کی تم عبادت کرتے ہو؟ آپ کا مذاق اڑانے کے ساتھ ساتھ اس قرآن کا بھی انکار کرتے ہیں جو اللہ نے ان کے لیے نازل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں جو نعمتیں دی ہیں، ان کے بھی منکر ہیں، اس لیے تمام برائیاں پائی جانے کی وجہ سے وہ خود عیب لگائے جانے کے زیادہ لائق ہیں۔

37 انسان کی طبیعت میں جلد بازی رکھ دی گئی ہے، چنانچہ وہ چیزوں کو ان کے واقع ہونے سے پہلے ہی دیکھنا چاہتا ہے اور مشرکوں کا جلدی عذاب کا مطالبہ کرنا اسی جلد بازی کا حصہ ہے۔ اے میرا عذاب جلد طلب کرنے والو! تم جسے نبی سے جلد مانگتے ہو، میں تمھیں عنقریب وہ دکھاؤں گا، اس لیے اس کے بارے میں جلد بازی نہ کرو۔

38 کافر جو دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر ہیں، وہ قیامت کو جلد طلب کرنے کی غرض سے کہتے ہیں: اے مسلمانو! اگر تم اپنے دوبارہ اٹھائے جانے کے دعوے میں سچے ہو تو بتاؤ جس کی تم ہمیں دھمکیاں دیتے ہو، وہ دن کب آئے گا؟

39 کاش! دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر ان کافروں کو اس وقت کا علم ہو جائے جب وہ اپنے چہروں اور پشتوں سے آگ دور کر سکیں گے نہ ان سے عذاب ہٹانے میں کوئی ان کا مددگار ہوگا۔ اگر انھیں اس کا یقین ہو جائے تو وہ عذاب کی جلدی نہ مچائیں۔

40 جس آگ کے ساتھ انھیں عذاب دیا جائے گا وہ انھیں بتا کر نہیں آئے گی بلکہ اچانک ان کے پاس آئے گی، پھر وہ خود سے اسے ہٹانے کی طاقت رکھیں گے نہ انھیں مہلت دی جائے گی کہ وہ توبہ کر لیں اور انھیں اللہ کی رحمت نصیب ہو جائے۔

جب رسول اکرم ﷺ کو اپنی قوم کی طرف سے تکذیب اور ٹھٹھے مذاق کا سامنا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو یوں تسلی دی:

41 اگر آپ کی قوم آپ کا مذاق اڑا رہی ہے تو آپ اس میدان میں نئے نہیں ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! یقیناً آپ سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی اسی طرح مذاق کیا گیا تھا، پھر ان کافروں کو جو مذاق اڑاتے تھے، اس عذاب نے گھیر لیا جس کا وہ دنیا میں اس وقت مذاق اڑاتے تھے جب ان کے رسول انھیں اس سے ڈراتے تھے۔

42 اے رسول (ﷺ)! عذاب کی جلدی مچانے والے ان لوگوں سے کہہ دیں: دن اور رات میں رحمٰن کے تم پر عذاب اور ہلاکت نازل کرنے کے ارادے سے تمھیں کون محفوظ رکھتا ہے؟ بلکہ وہ اپنے رب کی نصیحتوں اور دلیلوں سے منہ پھیرنے والے ہیں۔ وہ جہالت اور بے وقوفی کی وجہ سے ان میں سے کسی چیز پر غور و فکر نہیں کرتے۔

43 یا ان کے کوئی معبود ہیں جو انھیں ہمارے عذاب سے بچاتے ہیں؟ وہ اپنے آپ سے نقصان دور کر کے یا نفع بخش چیز حاصل کر کے اپنی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور جو خود اپنی مدد نہیں کر سکتے، وہ دوسروں کی مدد کیا کریں گے؟ اور نہ انھیں ہمارے عذاب سے پناہ حاصل ہے۔

44 بلکہ ہم نے ان کافروں اور ان کے باپ دادوں کو بطور ڈھیل نعمتوں سے نواز کر انھیں فائدہ دیا حتی کہ جب ان پر لمبا عرصہ گزر گیا تو وہ ان نعمتوں کے بارے میں دھوکے کا شکار ہو گئے اور اپنے کفر پر قائم رہے۔ کیا ان نعمتوں سے دھوکا کھانے والوں اور ہمارے عذاب کی جلدی مچانے والوں نے دیکھا نہیں کہ ہم اہلِ زمین پر اپنے قہر اور غلبے کے باعث زمین کو اس کے اطراف سے کم کرتے آ رہے ہیں۔ یہ اس سے عبرت حاصل کریں تا کہ ان پر وہ حالات نہ آئیں جن سے دوسرے دوچار ہوئے۔ سو یہ غالب آنے والے نہیں بلکہ مغلوب ہی ہوں گے۔

45 اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے لوگو! میں تمھیں اپنے رب کی طرف سے آنے والی وحی کے ذریعے سے جو وہ مجھ پر نازل کرتا ہے، اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں اور حق سننے سے بہرے بنے ہوئے لوگوں کو جب اللہ کے عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تو وہ اس پکار کو قبول کرنے کے لیے نہیں سنتے۔

فوائد: ❀ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ٹھٹھا مذاق کرنے والوں کے کفر کا بیان، چاہے یہ مذاق زبان سے ہو یا فعل سے یا اشاروں کنایوں میں۔ ❀ انسان کی طبیعت میں جلد بازی ہے جبکہ طبیعت میں ٹھہراؤ عمدہ اور اعلیٰ اخلاق ہے۔ ❀ اللہ کے عذاب سے صرف اللہ ہی محفوظ رکھ سکتا ہے۔ ❀ باطل کا انجام زوال ہے اور حق کا انجام بقا ہے۔

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ
اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ
فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ
خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ
مُشْفِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ
مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ
كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ
الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا
عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾
قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ
فَطَرَهُنَّ ۖ٘ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَ
تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾

4 ع 5 4 — الربع

(46) اے رسول (ﷺ)! اگر عذاب کی جلدی مچانے والے ان لوگوں کو آپ کے رب کے عذاب کا کچھ حصہ مل جائے تو وہ ضرور اس وقت یہ پکار اٹھیں: ہائے ہماری ہلاکت و بربادی! یقیناً ہم اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور محمد (ﷺ) کی لائی ہوئی شریعت کو جھٹلا کر ظلم کرنے والے تھے۔

(47) اور ہم قیامت والوں کے لیے انصاف کا ترازو نصب کریں گے تاکہ اس کے ساتھ ان کے اعمال کا وزن کیا جائے۔ اس دن کسی انسان کی نیکیاں کم کر کے یا اس کے گناہ زیادہ کر کے اس پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اگر وزن کی جانے والی چیز نہایت تھوڑی ہوئی، مثلاً رائی کے دانے کے برابر بھی ہوئی تو ہم اسے بھی لے آئیں گے۔ ہم شمار کرنے والے کافی ہیں۔ ہم اپنے بندوں کے اعمال گن گن کر رکھتے ہیں۔

(48) یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو تورات عطا کی جو حق و باطل اور حلال و حرام کے درمیان فرق کرنے والی ہے اور ان لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو اس پر ایمان لائے اور اپنے رب کے لیے تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔

(49) جو لوگ اپنے رب کی سزا سے ڈرتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو دیکھے بغیر اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہ قیامت سے بھی ڈرنے والے ہیں۔

(50) محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والا یہ قرآن اس شخص کے لیے نصیحت اور بھلائی کا باعث ہے جو اس سے وعظ و نصیحت حاصل کرنا چاہے۔ کیا تم اس کے باوجود بھی اس کے منکر ہو؟! اس میں بیان کیے گئے احکام کا اقرار کرتے ہو نہ اس پر عمل کرتے ہو۔

(51) یقیناً ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ان کے بچپن ہی میں ان کی قوم کے خلاف دلیل دے دی تھی اور ہم انھیں اچھی طرح جانتے تھے، چنانچہ ہم نے انھیں ان کی قوم کے خلاف وہ دلیل دی جس کے وہ ہمارے علم کے مطابق حقدار تھے۔

(52) جب انھوں نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم سے کہا: یہ بت کیا ہیں جنھیں تم نے اپنے ہاتھوں سے تراشا ہے اور جن کی عبادت پر تم ڈٹے ہوئے ہو؟

(53) ان کی قوم نے ان سے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے پایا تو ان کی پیروی میں ہم بھی ان کی عبادت کرنے لگے۔

(54) ابراہیم علیہ السلام نے ان سے کہا: اے پیروی کرنے والو! یقیناً تم اور تمھارے آباء و اجداد جن کی تم پیروی کرتے ہو، حق کے راستے سے واضح گمراہ اور بھٹکے ہوئے ہو۔

(55) ان کی قوم نے ان سے کہا: کیا تم نے یہ بات سوچ سمجھ کر کی ہے یا تم نے مذاق کیا ہے؟

(56) ابراہیم علیہ السلام نے کہا: نہیں، بلکہ میں نے تم سے سوچ سمجھ کر بات کی ہے، کوئی مذاق نہیں کیا۔ تمھارا رب تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، جس نے انھیں بغیر کسی پچھلے نمونے کے پیدا فرمایا اور میں اس بات پر گواہ ہوں کہ وہ تمھارا رب ہے اور آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس میں تمھارے بتوں کا کوئی حصہ نہیں۔

(57) ابراہیم علیہ السلام نے اس انداز سے کہا کہ قوم کو سنائی نہ دیا: اللہ کی قسم! تمھارے عید پر جانے کے بعد میں تمھارے ان بتوں کے ساتھ ایسی تدبیر کروں گا جو تمھیں پسند نہیں۔

فوائد: ❀ گناہ کے اقرار کا فائدہ تب ہے جب وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لی جائے۔
❀ اللہ تعالیٰ کے لیے عدل کا اثبات اور اس سے ظلم کی نفی بیان کی گئی ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت میں دلیل کی قوت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔
❀ اندھی تقلید کے نقصانات ہی نقصانات ہیں۔
❀ برائی کو آہستہ آہستہ ختم کرنا اور سب سے پہلے جو سب سے آسان ہو وہ کام کرنا، پھر جو اس کے بعد آسان ہو وہ کرنا۔ یقیناً ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کی برائی پہلے باتوں اور دلیل کے ذریعے سے ختم کرنے کی کوشش کی اور پھر آخر میں اسے زورِ بازو سے ختم کیا۔

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾
قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا
سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا
فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا
ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ
كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى
اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى
رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ
لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾
قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾
قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا
بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا
اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾

(58) پھر ابراہیم علیہ السلام نے ان کے بت توڑ دیے حتی کہ ان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیے اور ان کے بڑے بت کو باقی رکھا تاکہ لوگ واپس آ کر اس سے پوچھیں کہ انھیں کس نے توڑا ہے۔

(59) چنانچہ جب وہ لوٹے اور بتوں کو بری طرح ٹوٹا ہوا پایا تو ایک دوسرے سے پوچھا: ہمارے معبود کس نے توڑے؟ بلاشبہ جس نے انھیں توڑا ہے، وہ یقینی طور پر ظالم ہے کہ اس نے ان کی تحقیر و توہین کی ہے جو تعظیم و تقدیس کے حقدار تھے۔

(60) ان میں سے بعض نے کہا: ہم نے ایک نوجوان کو سنا ہے کہ وہ انھیں برا بھلا کہتا، ان پر عیب لگاتا اور ان کی مذمت کرتا ہے۔ اسے ابراہیم کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے اسی نے انھیں ریزہ ریزہ کیا ہو۔

(61) ان کے سرداروں نے کہا: ابراہیم کو لوگوں کی آنکھوں کے سامنے لے آؤ تاکہ اس نے جو کچھ کیا ہے، وہ لوگوں کے سامنے اس کا اقرار کرے اور اس کا اقرار تمھارے لیے اس کے خلاف دلیل بن جائے۔

(62) چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے پوچھا: اے ابراہیم! کیا تونے ہمارے بتوں کے ساتھ یہ گھناؤنا کام کیا ہے؟!

(63) ابراہیم علیہ السلام نے ان کی تحقیر اور ٹھٹھا کرتے ہوئے کہا، جبکہ آپ کا مقصد لوگوں کے سامنے ان کے بتوں کی بے بسی ظاہر کرنا تھا: میں نے یہ نہیں کیا، بلکہ بڑے بت نے یہ کیا ہے، لہٰذا تم اپنے بتوں سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہیں۔

(64) یہ سن کر وہ سوچ بچار میں پڑ گئے تو ان کے لیے یہ بات واضح ہوگئی کہ ان کے بت نفع و نقصان نہیں دے سکتے اور اللہ کے سوا ان کی عبادت کر کے وہ خود ہی پر ظلم کرنے والے ہیں۔

(65) پھر وہ سرکشی اور انکار کی راہ پر چل پڑے اور انھوں نے کہا: ابراہیم! آپ کو یقین ہے کہ یہ بت بولتے نہیں۔ آپ ہمیں ان سے پوچھنے کا کیسے کہہ رہے ہیں؟ انھوں نے اس بات کو اپنے حق میں دلیل بنانا چاہا لیکن وہ ان کے خلاف دلیل بن گئی۔

(66) ابراہیم علیہ السلام نے ان کی بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہا: کیا تم اللہ کے سوا ایسے بتوں کی عبادت کرتے ہو جو تمھیں نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان جبکہ وہ خود سے کوئی تکلیف دور کرنے یا اپنے لیے کوئی فائدہ حاصل کرنے سے عاجز اور بے بس ہیں۔

(67) تف ہے تم پر اور تف ہے ان بتوں پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو جو نہ نفع دیتے ہیں نہ نقصان۔ کیا تم اس بات کو سمجھتے نہیں اور ان کی عبادت نہیں چھوڑتے؟

(68) پھر جب وہ دلیل سے ان کا سامنا کرنے سے عاجز آ گئے تو انھوں نے قوت کا سہارا لیا اور کہا: اگر تمھیں اسے روکنے اور سزا دینے کے لیے کچھ کرنا ہے تو ابراہیم کو اپنے ان بتوں کا بدلہ لینے کی خاطر آگ میں جلا دو جنھیں اس نے توڑا اور پاش پاش کیا ہے۔

(69) چنانچہ انھوں نے آگ جلائی اور ابراہیم علیہ السلام کو اس میں پھینک دیا تو ہم نے کہا: اے آگ! ابراہیم کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا۔ آگ اسی طرح ہوگئی اور انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچی۔

(70) ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے انھیں جلانے کے لیے چال چلی تو ہم نے ان کی سازش ناکام کر دی اور انھیں ہی مغلوب اور ہلاک کر دیا۔

(71) ہم نے انھیں بھی بچا لیا اور لوط کو بھی نجات دی اور ان دونوں کو سرزمین شام کی طرف نکالا جس میں ہم نے انبیاء بھیج کر اور مخلوقات کے لیے خیر اور بھلائی کے ذرائع عام کر کے برکت رکھی ہے۔

(72) جب انھوں نے اپنے رب سے بیٹے کی دعا کی تو ہم نے انھیں اسحاق بیٹا عطا کیا۔ مزید انعام کے طور پر یعقوب (ابن اسحاق) عطا کیا۔ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے دونوں بیٹوں اسحاق اور یعقوب علیہم السلام میں سے ہر ایک کو ہم نے نیک اور اپنا فرماں بردار بنایا۔

فوائد: ❀ حق ظاہر کرنے اور باطل ختم کرنے کے لیے حیلہ کرنا جائز ہے۔ ❀ باطل پرست جن دلیلوں کا سہارا لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ان کے حق میں ہیں، وہی ان کے خلاف ہوتی ہیں۔ ❀ سخت اقدام اور قوت کا استعمال برائی کو ختم کرنے کا ایک ذریعہ ہے بشرطیکہ اس سے کوئی بڑا شر پھیلنے کا اندیشہ نہ ہو۔ ❀ دورانِ گفتگو دست درازی پر اتر آنا اس بات کی دلیل ہے کہ دلائل سے بات کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی مدد کرتا ہے اور انھیں مشکلات سے ایسے نکالتا ہے کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾
وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ
كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾
5 ع 25 5 وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا
اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ
وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ
الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ
وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ
يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ
لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ
اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾

(73) ہم نے انھیں ایسے پیشوا بنا دیا کہ لوگ خیر میں ان سے راہنمائی لیتے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو اکیلے اللہ کی عبادت کی طرف بلاتے تھے۔ ہم نے ان کی طرف وحی کی کہ بھلائی کے کام کرو، کامل طریقے سے نماز ادا کرو اور زکاۃ دو۔ وہ ہمارے سامنے جھکنے والے اور فرمانبردار تھے۔

(74) لوط علیہ السلام کو ہم نے جھگڑنے والوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی اہلیت دی اور اسے اس کے دین کے معاملے کا علم دیا۔ ہم نے اسے اس عذاب سے بچا لیا جو ہم نے اس کی بستی (سدوم) پر نازل کیا جس کے باشندے بے حیائی کا کام کرتے تھے۔ بلاشبہ وہ اپنے رب کی اطاعت سے نکلے ہوئے فسادی لوگ تھے۔

(75) ہم نے اسے اپنی رحمت میں لے لیا جب ہم نے اسے اس عذاب سے بچایا جو اس کی قوم پر آیا تھا۔ بلاشبہ وہ ان نیک بندوں میں سے تھا جو ہمارے حکموں پر چلتے ہیں اور ہمارے منع کرنے پر رک جاتے ہیں۔

(76) اے رسول ﷺ! نوح علیہ السلام کا قصہ بیان کریں جب انھوں نے ابراہیم اور لوط علیہما السلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کو پکارا تو ہم نے ان کی مانگی گئی چیز انھیں عطا کر کے ان کی پکار قبول کر لی، پھر انھیں اور ان کے اہلِ ایمان گھر والوں کو بہت بڑے غم سے بچا لیا۔

(77) ہم نے انھیں اس قوم کے مکر و فریب سے نجات دی جس نے نوح علیہ السلام کی صداقت پر دلالت کرنے والی ان آیات و معجزات کو جھٹلا دیا جن کے ساتھ ہم نے نوح علیہ السلام کی مدد کی تھی۔ بلاشبہ وہ لوگ نہایت برے اور شر پسند تھے، لہٰذا ہم نے ان سب کو غرق کر کے ہلاک کر دیا۔

(78) اے رسول (ﷺ)! داود علیہ السلام اور ان کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کا قصہ بھی ذکر کریں جب وہ دونوں ایک معاملے کا فیصلہ کر رہے تھے جو دو جھگڑنے والوں کے بارے میں ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک کی بکریاں تھیں جو کسی رات (باڑے سے نکل کر) دوسرے کی کھیتی میں داخل ہوئیں اور اسے برباد کر دیا۔ ہم داود اور سلیمان علیہما السلام کا فیصلہ دیکھ رہے تھے اور ان کے فیصلے کا کوئی پہلو ہم سے چھپا ہوا نہ تھا۔

(79) چنانچہ ہم نے یہ معاملہ سلیمان علیہ السلام کو سمجھا دیا مگر ان کے والد داود علیہ السلام کو نہ سمجھایا۔ ہم نے داود اور سلیمان علیہما السلام میں سے ہر ایک کو نبوت اور احکامِ شریعت کا علم عطا فرمایا، صرف سلیمان علیہ السلام کو خصوصی طور پر نہیں دیا تھا۔ ہم نے داود علیہ السلام کے ساتھ پہاڑوں کو بھی ان کے تابع اور ماتحت کر دیا جو ان کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور اسی طرح پرندے بھی ان کے فرماں بردار بنا دیے۔ ہم ہی ہیں اس فہم و بصیرت اور حکمت و علم سے نوازنے والے اور پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر و آمادہ کرنے والے۔

(80) ہم نے سلیمان علیہ السلام کے بجائے داود علیہ السلام کو خصوصی طور پر زرہیں بنانے کا ہنر سکھایا تاکہ وہ اسلحے کے اچانک وار سے تمھارے جسموں کو محفوظ رکھیں، سو اے لوگو! کیا تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہو جو اس نے تم پر کی ہے؟!

(81) ہم نے تیز چلنے والی ہوا کو بھی سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا۔ وہ اس کے حکم سے چلتی جب وہ اسے شام کی اس سرزمین کی طرف چلنے کا حکم دیتے جسے ہم نے بابرکت بنایا ہے کیونکہ اس میں ہم نے انبیاء بھیجے اور ہر قسم کی خیر و برکت رکھ دی ہے۔ ہم ہر چیز کو خوب جاننے والے ہیں۔ ہم سے اس کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

فوائد: ❀ خیر اور بھلائی کے کام کرنا، نماز پڑھنا اور زکاۃ ادا کرنا، یہ وہ امور ہیں جن پر تمام آسمانی شریعتیں متفق ہیں۔

❀ بے حیائیوں کا ارتکاب ایسے عذاب میں مبتلا ہونے کا باعث ہے جو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

❀ نیکی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہونے کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے۔

❀ دعا پریشانیوں اور دکھ درد سے نجات کا ذریعہ ہے۔

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا
دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى
رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ
مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾
وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۖ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ
ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ
فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ
اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ
مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّاۤ
اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ
الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا
لَهٗ زَوْجَهٗ ۖ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ
يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۖ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾

(82) اور ہم نے کئی شیطانوں کو ان کے تابع کر دیا جو ان کے لیے سمندروں میں غوطے لگا کر موتی وغیرہ نکالتے تھے اور اس کے علاوہ بھی کئی کام کرتے تھے جیسے عمارتیں بنانا۔ ہم ان کی تعداد اور کاموں کی نگہبانی کرنے والے تھے۔ اس میں سے کوئی بھی چیز ہم سے اوجھل نہیں۔

(83) اے رسول (ﷺ)! ایوب علیہ السلام کا قصہ بھی ذکر کریں جب انھیں آزمائش نے آلیا تو انھوں نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے عرض کی: اے میرے رب! مجھے بیماری لگ گئی ہے اور اہل و عیال بھی نہیں رہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے، لہٰذا مجھ پر جو مصیبت آئی ہے، اسے مجھ سے دور کر دے۔

(84) پھر ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے جو بیماری لگی تھی، اسے دور کر دیا اور جو اہل و عیال اور اولاد ختم ہوئی تھی، وہ بھی اسے عطا کر دی۔ ان کے ساتھ ان کی مثل اور بھی عطا کر دیے۔ یہ جو کچھ بھی ہم نے کیا، خاص اپنی رحمت سے کیا اور اللہ کے لیے جھکنے والے ہر عبادت گزار کو نصیحت کرنے کے لیے کیا تاکہ وہ بھی اسی طرح صبر کرے جیسے ایوب علیہ السلام نے صبر کیا۔

(85) اے رسول (ﷺ)! اسماعیل، ادریس اور ذوالکفل علیہم السلام کا ذکر کیجیے۔ ان میں سے ہر ایک آزمائش پر اور جو احکام اللہ نے ان کے ذمے لگائے تھے، انھیں ادا کرنے پر صبر کرنے والا تھا۔

(86) ہم نے انھیں اپنی رحمت میں جگہ دی، انھیں انبیاء بنایا اور انھیں جنت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ اللہ کے ان نیک بندوں میں سے تھے جنھوں نے اپنے رب کی اطاعت میں عمل کیے اور ان کا ظاہر و باطن نہایت پاک تھا۔

(87) اے رسول (ﷺ)! مچھلی والے یونس علیہ السلام کا قصہ ذکر کریں جب ان کی قوم نافرمانیوں میں حد سے بڑھ گئی تو وہ ان سے ناراض ہو کر اپنے رب کی اجازت کے بغیر ہی نکل کھڑے ہوئے اور یہ سمجھے کہ ہم ان کے جانے پر ان کا مؤاخذہ کر کے ان پر تنگی نہیں کریں گے۔ ہم نے انھیں سخت تنگی اور قید میں مبتلا کر دیا جب مچھلی (وہیل) نے انھیں نگل لیا۔ تب انھوں نے مچھلی کے پیٹ، سمندر اور رات کی تاریکیوں میں اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ اللہ سے معافی مانگتے ہوئے دعا کی اور عرض کی: تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو ہر عیب سے پاک اور مقدس ہے، بلاشبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔

(88) ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اندھیروں اور مچھلی کے پیٹ سے نکال کر بہت بڑے غم سے نجات دی۔ جس طرح ہم نے یونس علیہ السلام کو اس غم سے نجات دی، اسی طرح ہم مومنوں کو بھی نجات دیتے ہیں جب وہ کسی مصیبت میں پھنس جائیں اور اللہ سے دعا کریں۔

(89) اے رسول (ﷺ)! زکریا علیہ السلام کا قصہ بیان کریں جب انھوں نے اپنے رب سے عرض کرتے ہوئے دعا کی: اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑنا، ایسا نہ ہو کہ میرا کوئی بیٹا نہ ہو اور تو سب سے بہترین باقی رہنے والا ہے، لہٰذا مجھے بیٹا عطا فرما جو میرے بعد باقی رہے۔

(90) ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انھیں یحییٰ بیٹا عطا فرمایا۔ ہم نے ان کی بیوی کو بھی تندرست کر دیا تو وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل ہو گئی، حالانکہ اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی۔ بلاشبہ زکریا علیہ السلام، ان کی بیوی اور ان کا بیٹا خیر کے کاموں میں بہت جلدی کرنے والے تھے اور وہ ہمارے پاس موجود ثواب کا شوق رکھتے ہوئے اور ہماری سزا سے ڈرتے ہوئے ہم سے دعا کرتے تھے اور وہ ہمارے سامنے عجز و انکسار کرنے والے تھے۔

فوائد: ❀ نیکوکاری رحمت کا باعث ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ سے التجا مصیبتوں کو دور کرنے کا وسیلہ ہے۔
❀ نیک بیٹا طلب کرنے کی فضیلت تاکہ وہ انسان کی وفات کے بعد باقی رہے۔
❀ گناہ کا اقرار، اللہ کے حضور بے چارگی کا شعور و احساس، اللہ سے اپنے حالات کا شکوہ کرنا اور خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا، دعا کی قبولیت اور مصیبت دور کرنے کے اسباب میں سے ہیں۔

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ
جَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿91﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ
اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿92﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ
بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿93﴾ ع فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿94﴾ وَ
حَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿95﴾ حَتّٰٓى اِذَا
فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿96﴾
وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ
كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿97﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿98﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ
اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿99﴾ لَهُمْ فِيْهَا
زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿100﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ
لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿101﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ
حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿102﴾ ع

ع 6 18 6

﴿91﴾ اے رسول (ﷺ)! مریم علیہا السلام کا قصہ ذکر کریں جنھوں نے اپنی شرم گاہ کو بدکاری سے محفوظ رکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جبریل علیہ السلام کو بھیجا، انھوں نے ان میں پھونک ماری تو وہ عیسیٰ علیہ السلام کو لے کر حاملہ ہوگئیں۔ وہ اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے لیے اللہ کی قدرت کی عظیم نشانی تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کوئی چیز عاجز نہیں کرسکتی جیسا کہ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔

﴿92﴾ اے لوگو! تمھاری یہ ملت ایک ہی ملت ہے اور وہ توحید ہے جو دینِ اسلام ہے اور میں تمھارا رب ہوں، لہٰذا تم عبادت مجھ اکیلے ہی کے لیے خاص کرو۔

﴿93﴾ لوگ مختلف گروہوں میں بٹ گئے۔ کوئی مومن وموحّد بن گیا اور کوئی مشرک وکافر ہوا۔ یہ سب گروہوں میں بٹے ہوئے لوگ قیامت کے دن صرف ہماری طرف لوٹیں گے اور ہم انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دیں گے۔

﴿94﴾ پھر ان میں سے جس نے نیک عمل کیے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اس کے نیک اعمال کی ناقدری نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کی قدردانی کر کے اسے دوگنا ثواب عطا کرے گا اور جس دن وہ اٹھایا جائے گا تو وہ اسے اپنے نامۂ اعمال میں پائے گا اور اس کی وجہ سے خوش ہوگا۔

﴿95﴾ کسی بستی والوں کے لیے ناممکن ہے کہ ہم انھیں ان کے کفر کی وجہ سے تباہ کریں اور وہ توبہ کرنے کے لیے دنیا میں واپس آجائیں، پھر ہم ان کی توبہ قبول کرلیں۔

﴿96﴾ وہ کبھی واپس نہیں آئیں گے حتی کہ جب یاجوج اور ماجوج کا درّہ کھولا جائے گا اور وہ اس روز ہر ٹیلے سے دوڑتے ہوئے نکل آئیں گے۔

﴿97﴾ اور ان کے نکلنے کے باعث قیامت قریب آجائے گی اور اس کی ہولناکیاں اور سختیاں ظاہر ہوجائیں گی تو اچانک کافروں کی آنکھیں اس کی شدید ہولناکی کی وجہ سے کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ وہ کہیں گے: ہائے ہماری بربادی! یقیناً ہم دنیا میں اس عظیم دن کی تیاری چھوڑ کر لہو ولعب اور کھیل کود میں مشغول رہے بلکہ ہم کفر اور گناہ کر کے ظلم کرنے والے تھے۔

﴿98﴾ اے مشرکو! بلاشبہ تم اور جن بتوں کی اللہ کے سوا تم عبادت کرتے ہو اور جنوں اور انسانوں میں سے جو تمھاری عبادت سے خوش ہیں، سب جہنم کا ایندھن ہیں۔ تم اور تمھارے معبود اس میں داخل ہونے والے ہیں۔

﴿99﴾ اگر یہ ایسے معبود ہوتے جن کی عبادت برحق ہوتی تو وہ اپنے عبادت گزاروں کے ساتھ آگ میں داخل نہ ہوتے اور وہ سب عبادت گزار اور معبود آگ میں داخل ہوں گے جس میں ہمیشہ رہیں گے اور اس سے کبھی نہ نکلیں گے۔

﴿100﴾ ان کے لیے اس آگ میں شدید تکلیفوں کا سامنا کرنے کی وجہ سے سانس لینا بھی مشکل ہوگا اور جہنم کی گھبراہٹ میں ڈالنے والی شدید ہولناکی کی وجہ سے وہ آوازیں بھی نہیں سن سکیں گے۔

﴿101﴾ جب مشرکوں نے کہا: بلاشبہ عیسیٰ (علیہ السلام) اور جن فرشتوں کی عبادت کی جاتی ہے، وہ بھی عنقریب آگ میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جن لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے ہی سعادت مندی کا فیصلہ ہوچکا ہے، جیسے عیسیٰ علیہ السلام، تو یقیناً وہ آگ سے دور رکھے جائیں گے۔

﴿102﴾ ان کے کانوں تک جہنم کی آواز بھی نہیں جائے گی اور وہ اپنی من پسند نعمتوں، لذتوں اور آسائشوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی نعمتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔

فوائد: ❀ پاک دامنی کی قدر افزائی وتعریف اور اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔
❀ تمام آسمانی مذاہب توحید اور عبادت کے بنیادی فلسفے پر متفق ہیں۔
❀ یاجوج اور ماجوج کے درے کا کھلنا قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے۔
❀ قیامت کے دن کی تیاری سے غفلت اس کی ہولناکیاں جھیلنے کا سبب ہوگی۔

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ
الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ
لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا
فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ
الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا
لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾
قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ
اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ
الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ
وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا
الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع

ع 19/7 7

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿١﴾

103 انھیں قیامت کے دن کی بہت بڑی ہولناکی بھی خوف زدہ نہیں کرے گی جب آگ دوزخیوں کو گھیر لے گی۔ فرشتے انھیں مبارک باد دیتے اور ان کا استقبال کرتے ہوئے کہیں گے: یہ تمھارا وہ دن ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا اور تمھیں ان نعمتوں کی خوشخبری دی جاتی تھی جو تمھیں یہاں مل رہی ہیں۔

104 جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے دفتر لپیٹا جاتا ہے اور ہم مخلوق کو اس حالت میں جمع کریں گے جس حالت میں انھیں پہلی بار پیدا کیا گیا تھا۔ یہ ہم نے ایسا پختہ وعدہ کر رکھا ہے جس کی کبھی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ ہم جو وعدہ بھی کرتے ہیں، اسے ضرور پورا کرتے ہیں۔

105 یقیناً ہم نے لوحِ محفوظ میں لکھنے کے بعد ان کتابوں میں لکھ دیا جو ہم نے رسولوں پر نازل کیں کہ زمین کے وارث اللہ کے وہ نیک بندے ہوں گے جو اس کی اطاعت کے کام کرنے والے ہوں گے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی امت ہے۔

106 بلاشبہ جو وعظ و نصیحت ہم نے نازل کی ہے، وہ شریعت کے مطابق اپنے رب کی عبادت کرنے والے بندوں کے لیے کافی ہے اور وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

107 اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کو تمام مخلوقات کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے، اس کی وجہ آپ کی یہ خوبی ہے کہ آپ لوگوں کو ہدایت پر لانے اور انھیں اللہ کے عذاب سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

108 اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: میری طرف تو میرے رب کی جانب سے صرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تمھارا سچا معبود ایک ہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور وہ اللہ ہے، لہٰذا اس پر ایمان لا کر اور اس کی اطاعت کے کام کر کے اس کے فرمانبردار بن جاؤ۔

109 اگر یہ لوگ اس سے منہ پھیر لیں جو آپ ان کے پاس لائے ہیں تو اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میں نے تمھیں خبردار کر دیا ہے کہ میں اور تم ایک یکساں معاملے پر ہیں اور وہ یہ کہ میرے اور تمھارے درمیان کھلی جنگ اور دوری ہے اور میں نہیں جانتا کہ تم پر وہ عذاب کب آ جائے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا ہے۔

110 بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بات کو بھی جانتا ہے جو تم علانیہ کرو اور اسے بھی جو تم اس سے چھپا کر کرو۔ ان میں سے کوئی بات اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں اس پر جزا دے گا۔

111 میں نہیں جانتا کہ شاید تمھیں عذاب میں جو ڈھیل دی جا رہی ہے، وہ تمھارا امتحان ہو اور تمھاری رسی دراز کی جا رہی ہو اور اللہ کے علم میں ایک وقت مقرر تک تمھیں فائدہ اٹھانے دینا ہو تاکہ تم اپنے کفر اور گمراہی میں مزید سرکشی کرو۔

112 اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! ہمارے اور ہماری اس قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے جو کفر پر ڈٹی ہوئی ہے۔ جو کفر اور جھٹلانے کی باتیں تم کرتے ہو، ہم ان پر اپنے رب رحمان ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

سورۃ الحج مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ اور اس کے شعائر کی تعظیم اور اس کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کا بیان۔

تفسیر: 1 اے لوگو! اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو۔ بلاشبہ قیامت آنے پر زمین میں جو بھونچال اور دیگر ہولناک صورت حال پیش آئے گی، وہ بہت بڑا حادثہ ہے۔ اس کی تیاری ایسے عمل کے ساتھ ضروری ہے جس سے اللہ راضی ہو جائے۔

فوائد: ❀ نیکوکاری زمین میں غلبہ پانے کا سبب ہے۔ ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی بعثت، آپ کی شریعت اور سنت تمام جہان والوں کے لیے رحمت ہے۔ ❀ رسول اکرم ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔ ❀ بندوں کی زبان سے نکلنے والی ہر بات اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ ❀ تقویٰ کا زادِ راہ لے کر قیامت کے دن کی تیاری کرنا واجب ہے۔

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ
وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى
وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿٢﴾ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ
شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿٣﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ
وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿٤﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ
فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ
مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْــًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ
هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ
وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿٥﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٦﴾

(2) جس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے بے خبر ہو جائے گی اور خوف کی شدت سے ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی۔ اس منظر کی ہولنا کی اس قدر سخت ہوگی کہ لوگوں کی عقل ٹھکانے نہیں رہے گی اور وہ مدہوش سے نظر آئیں گے۔ یہ مدہوشی شراب پینے کی وجہ سے نہیں ہوگی بلکہ اللہ کا عذاب اس قدر شدید ہوگا کہ وہ ان کی عقلوں کو گم کر دے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے قیامت آنے پر ہولناک مناظر کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ان لوگوں کا رد بھی کر دیا جو قیامت قائم ہونے اور دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر ہیں، چنانچہ فرمایا:

(3) لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کسی ٹھوس اور معتبر علمی دلیل کے بغیر ہی مُردوں کو دوبارہ اٹھانے پر اللہ کی قدرت کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ وہ اپنے عقیدے اور قول میں اپنے رب سے سرکشی کرنے والے ہر شیطان اور گمراہی کے امام کی پیروی کرتے ہیں۔

(4) انسانوں اور جنوں کے ان سرکش شیطانوں کے بارے میں یہ بات لکھ دی گئی ہے کہ جس نے ان کی پیروی اور تصدیق کی تو وہ اسے راہِ حق سے بھٹکا دیں گے اور اس سے کفر اور گناہ کے کام کروا کر اسے آگ کے عذاب کی طرف ہانک لے جائیں گے۔

(5) اے لوگو! اگر تمھیں ہماری قدرت و طاقت کے بارے میں شک ہو کہ ہم تمھیں موت کے بعد کیسے زندہ کریں گے تو تم اپنی پیدائش پر غور کر لو کہ یقیناً ہم نے تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا، پھر ہم نے اس کی اولاد کو منی کے اس قطرے سے پیدا کیا جو مرد عورت کے رحم میں ٹپکاتا ہے، پھر وہ منی جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کر لیتی ہے، پھر وہ جما ہوا خون گوشت کے ایسے لوتھڑے کی شکل میں بدل جاتا ہے جو چبائے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کے مشابہ ہو، پھر گوشت کا وہ لوتھڑا یا تو کامل انسان کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو رحم میں باقی رہتا ہے اور نومولود کی صورت میں زندہ باہر نکلتا ہے یا پھر وہ پوری شکل اختیار نہیں کرتا اور رحم اسے گرا دیتا ہے تا کہ ہم تم پر واضح کر دیں کہ ہم تمھیں مختلف مرحلوں سے گزار کر پیدا کرنے پر قادر ہیں۔ ہم جس جنین کو چاہتے ہیں، رحم میں ٹھہراتے ہیں حتی کہ مقررہ مدت میں جنین کی پیدائش ہوتی ہے اور وہ مدت نو ماہ ہے۔ پھر ہم تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے بچے کی صورت میں نکالتے ہیں، تا کہ تم قوت وعقل کے کمال کو پہنچو۔ تم میں سے کچھ اس سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں اور کچھ زندہ رہتے ہیں یہاں تک کہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں جب قوت اور عقل کمزور ہو جاتی ہے حتی کہ ان کی حالت بچوں سے بھی بدتر ہو جاتی ہے کہ جو کچھ وہ جانتے تھے، سب محو ہو جاتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک ہوتی ہے، اس میں کوئی سبزہ نہیں ہوتا، پھر جب ہم اس پر بارش کا پانی برساتے ہیں تو وہ نباتات کے ساتھ کھل اٹھتی ہے اور نباتات اگنے سے وہ بلند ہو جاتی ہے اور خوبصورت منظر پیش کرنے والی ہر قسم کی نباتات نکالتی ہے۔

(6) یہ جو ہم نے تمھاری تخلیق کی ابتدا اور اس کے مختلف مرحلے اور تمھاری ولادت کی درجہ بدرجہ حالتیں تمھارے سامنے بیان کی ہیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ کہ جس اللہ نے تمھیں پیدا کیا ہے، وہی برحق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، ان بتوں کے برعکس جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور تا کہ تم یقین رکھو کہ وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

فوائد: ❀ قیامت کی ہولنا کی اس قدر شدید ہوگی کہ دودھ پلانے والی اپنے بچے کو بھول جائے گی، حاملہ اپنا حمل گرا دے گی اور لوگوں کی عقل جاتی رہے گی۔

❀ مخلوق کو درجہ بدرجہ پیدا کرنا دستورِ الٰہی ہے۔

❀ پہلی دفعہ پیدا کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دوبارہ اٹھائے جانے کا امکان سو فیصد ہے۔

❀ بارش اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی نباتات موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کی نمایاں اور واضح دلیل ہے۔

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ
فِي الْقُبُوْرِ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿٨﴾ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٩﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿١٠﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ (ع 1 10 8)
فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰي
وَجْهِهٖ ڗ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١١﴾
يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ
الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٢﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ
لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿١٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ
يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى
السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿١٥﴾

(7) اور تا کہ تم اس پر ایمان لاؤ کہ بلاشبہ قیامت آنے والی ہے جس کے آنے میں کوئی شک و شبہ نہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مُردوں کو ان کی قبروں سے اٹھائے گا تا کہ انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دے۔

جب اللہ تعالیٰ نے آیت نمبر 3 میں تقلید کی وجہ سے گمراہ ہونے والوں کا حال بیان کیا تو اس آیت میں کفر کے سرغنوں کی گمراہی کا حال ذکر کیا، چنانچہ فرمایا:

(8) کافروں میں سے وہ بھی ہیں جو اللہ کی توحید میں جھگڑا کرتے ہیں، اس کے لیے نہ تو ان کے پاس علم ہے کہ وہ اس کے ذریعے سے حق تک پہنچ سکیں، نہ وہ کسی رہبر کی پیروی کرتے ہیں جو ان کی راہنمائی کرے اور نہ اس کے لیے ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کوئی روشن کتاب ہے جو اس کی طرف ان کی راہنمائی کرے۔

(9) اپنی گردن تکبر سے ٹیڑھی کرتے ہوئے (جھگڑتے ہیں) تا کہ لوگوں کو ایمان سے اور اللہ کے دین میں داخل ہونے سے پھیر دیں۔ جس کا یہ وصف ہوا سے دنیا میں جو سزا ملتی ہے، اس وجہ سے وہ ذلیل ہوگا اور آخرت میں ہم اسے جلانے والی آگ کا عذاب دیں گے۔

(10) اس سے کہا جائے گا: یہ عذاب جس کا مزہ تم چکھ رہے ہو، یہ اس کفر اور ان گناہوں کی وجہ سے ہے جو تم نے کمائے اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو اس کے گناہوں کے بغیر ہرگز عذاب نہیں دیتا۔

(11) لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو تردد اور بے یقینی سے اللہ کی عبادت کرتا ہے، پھر اگر اسے صحت و مال ملتا رہے تو اپنے ایمان اور اللہ کی عبادت پر قائم رہتا ہے اور اگر اس پر بیماری یا فقر و فاقہ کی آزمائش آجائے تو وہ اپنے دین کو منحوس سمجھ کر اس سے مرتد ہو جاتا ہے۔ اس کی دنیا تباہ ہوگئی کیونکہ اس کا کفر اسے دنیاوی روزی کا وہ حصہ نہیں دلا سکتا جو اس کے مقدر میں نہیں لکھا گیا اور اس کی آخرت بھی برباد ہوگئی کہ اسے اللہ کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور یہی واضح خسارہ ہے۔

(12) وہ اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت کرتا ہے کہ اگر وہ ان کی نافرمانی کرے تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے سکتے اور اگر ان کی اطاعت کرے تو وہ اسے کوئی نفع نہیں دے سکتے۔ نفع ونقصان نہ دے سکنے والے بتوں کو یوں پکارنا حق سے دوری والی کھلی گمراہی ہے۔

(13) یہ کافر جو بتوں کی عبادت کرتا ہے، وہ اسے پکارتا ہے جس کا یقینی نقصان اس کے خیالی فائدے سے زیادہ قریب ہے۔ یقیناً وہ معبود بہت برا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے۔ جو اس سے مدد مانگے، وہ اس کا نہایت برا مددگار ہے اور جو اس کا ساتھی بنے، وہ اس کا نہایت برا ساتھی ہے۔

(14) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، اللہ انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ بلاشبہ اللہ جس پر رحمت کرنا چاہے، اس پر رحم فرماتا ہے اور جسے سزا دینا چاہے، اسے سزا دیتا ہے۔ اس پاک ذات کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں۔

(15) جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اپنے نبی ﷺ کی مدد نہیں کرے گا تو اسے چاہیے کہ اپنے گھر کی چھت کے ساتھ ایک رسی باندھے، پھر اس کے ساتھ پھانسی لے کر خود کو زمین سے الگ کر لے، پھر وہ دیکھے آیا اس طرح اس کے دل کا غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ دشمن چاہے یا انکار کرے، اللہ تو ہر صورت اپنے نبی کی مدد کرے گا۔

فوائد: ❀ ہدایت کے اسباب درج ذیل ہیں:
① علم جو انسان کو حق تک پہنچائے۔ ② کوئی رہبر جو انسان کی حق کی طرف راہنمائی کرے۔ ③ کسی کتاب پر اعتماد جو انسان کو حق تک پہنچا دے۔
❀ تکبر انسان کو حق قبول کرنے کی توفیق سے محروم کر دیتا ہے۔ ❀ یہ اللہ تعالیٰ کا عدل ہے کہ وہ صرف گناہ کی سزا دیتا ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور دین کا مددگار ہے، خواہ کافروں کو یہ ناپسند ہو۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى
وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَ
الْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ
عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
السجدۃ 6 يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫
فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ
فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾
وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا
ع 2 12 9 مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ ع
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ
اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾

(16) جس طرح ہم نے موت کے بعد زندہ کرنے کے واضح دلائل تمھارے سامنے کھول کر بیان کر دیے ہیں، اسی طرح ہم نے محمد ﷺ پر قرآن نازل کیا جس میں واضح نشانیاں ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جسے چاہتا ہے، رشد و ہدایت کے راستے کی توفیق دیتا ہے۔

(17) بلاشبہ اس امت میں سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں، یہودیوں، صابیوں (کسی نبی کے پیروکاروں کا ایک گروہ)، عیسائیوں، آگ کے پجاریوں اور بتوں کی پوجا کرنے والوں کے مابین اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فیصلہ کرے گا، پھر مومنوں کو جنت میں داخل کرے گا اور ان کے سوا اوروں کو آگ میں ڈالے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال اور اقوال میں سے ہر چیز پر گواہ ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں اور وہ انھیں ان کے اعمال کی جزا دے گا۔

(18) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ جانتے نہیں کہ آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے اہلِ ایمان انسان اور جنّ اللہ کے سامنے اطاعت کا سجدہ کرتے ہیں اور سورج، چاند، آسمان میں موجود ستارے، پہاڑ، درخت اور زمین میں بسنے والے چوپائے سب اللہ کے حضور سجدہ کرتے ہیں اور ان کا سجدہ اللہ کے حکم کی تعمیل ہے۔ بہت سارے لوگ اللہ تعالیٰ کو اطاعت کا سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے لوگ اطاعت کا سجدہ کرنے کے منکر ہیں تو ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کا عذاب ثابت ہو گیا۔ جس کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی ذلت و رسوائی کا فیصلہ کر دے تو کوئی اسے عزت دینے والا نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے اطاعت کا سجدہ کرنے والے اور اس کے منکر گروہوں کا بیان فرمایا تو اس کے فوراً بعد ان دونوں کا انجام بھی ذکر کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(19) یہ دونوں گروہ اپنے رب کے بارے میں جھگڑتے ہیں کہ ان میں سے کون حق پر ہے۔ ایک گروہ ایمان والا ہے اور دوسرا گروہ کافر۔ کافر گروہ کو تو جہنم کی آگ اس طرح گھیر لے گی جیسے کپڑے پہننے والے کو اس کے کپڑے ڈھانپ لیتے ہیں اور ان کے سروں پر انتہائی گرم کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔

(20) اس پانی کی شدید حرارت سے ان کے پیٹوں کی انتڑیاں وغیرہ پگھل جائیں گی اور وہ ان کے چمڑوں تک پہنچ جائے گا اور انھیں بھی پگھلا دے گا۔

(21) ان کے لیے آگ میں لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے جو فرشتے ان کے سروں پر ماریں گے۔

(22) وہ جب بھی شدید تکلیف اور اذیت کی وجہ سے جس کا انھیں سامنا ہوگا، آگ سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو انھیں دوبارہ اس میں دھکیل دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جلانے والی آگ کا عذاب چکھو۔

(23) ایمان والوں کا گروہ، اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، انھیں اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں سونے کے کنگن اور موتیوں کے زیورات پہنا کر آراستہ کرے گا اور ان جنتوں میں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔

فوائد: ❀ ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام اعمال اور حالات پر نگران ہے۔

❀ تمام مخلوقات غیر اختیاری طور پر تقدیر کے مطابق اللہ کی فرمانبردار ہیں جبکہ ایمان والے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے آگے جھکتے ہیں (حالانکہ ان کے پاس نافرمانی کا اختیار بھی ہوتا ہے۔)

❀ کافروں اور نافرمانوں پر عذاب نازل ہوگا جبکہ ایمان لانے والے اور اطاعت گزاری کرنے والے رحمتِ الٰہی کے حقدار ہوں گے۔

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ
الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ
فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ
عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ ع وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا 3 ع 3 10
تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَ
الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا
وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوْا
مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ
عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا
وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ
وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾
ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ
وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا
الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ ۙ

(24) اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی میں عمدہ اقوال کی طرف ان کی راہنمائی فرمائی جیسے لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کی گواہی دینا اور تکبیر وتحمید کے کلمات اور اسلام کے تعریف کیے گئے راستے کی طرف ان کی راہنمائی کی۔

(25) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور وہ دوسروں کو بھی اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں، نیز وہ لوگوں کو مسجد الحرام سے روکتے ہیں، جیسا کہ مشرکوں نے صلح حدیبیہ کے سال کیا تو عنقریب ہم انھیں دردناک عذاب چکھائیں گے۔ یہ مسجد جسے ہم نے نماز کے لیے لوگوں کا قبلہ بنایا اور حج وعمرہ کے مناسک (مقاماتِ عبادت) میں سے ایک منسک بنایا جس میں مکے کا رہائشی اور اہلِ مکہ کے علاوہ وقتی طور پر یہاں آنے والا (اجنبی مسافر) برابر ہیں۔ جو شخص اس مسجد میں جان بوجھ کر کوئی نافرمانی اور گناہ کر کے حق سے منہ موڑنے کا ارادہ کرے تو ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

(26) اور اے رسول (ﷺ)! یاد کیجیے جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے بیت اللہ کی جگہ اور اس کی حدود واضح کیں جبکہ وہ نامعلوم تھیں۔ ہم نے ان کی طرف وحی کی کہ تم میری عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ بلکہ صرف میری عبادت کرو اور میرا گھر طواف کرنے والوں اور اس میں نماز پڑھنے والوں کے لیے ظاہری اور معنوی گندگیوں سے پاک رکھو۔

(27) جس گھر کے بنانے کا ہم نے آپ کو حکم دیا ہے، اس کے حج کے لیے لوگوں کو بلاتے ہوئے ان میں اعلان کیجیے، وہ پیدل اور سفر کی وجہ سے تھکے ہوئے اونٹوں پر سوار اس گھر کی طرف آئیں گے۔ ان کے اونٹ اور اونٹنیاں انھیں ہر دور دراز راستے سے اٹھائے ہوئے لائیں گی۔

(28) تاکہ وہ ایسے کام کے لیے آئیں جس کا فائدہ انھیں گناہوں کی معافی، ثواب کے حصول اور اتفاق واتحاد وغیرہ کی صورت میں حاصل ہو اور تاکہ وہ معلوم اور مخصوص دنوں میں قربانی کے جو جانور ذبح کرتے ہیں، ان پر اللہ کا نام ذکر کریں۔ وہ مخصوص دن دس ذوالحجہ اور تین دن اس کے بعد ہیں، یہ سب وہ اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کریں کہ اس نے انھیں اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی صورت میں جانور عطا فرمائے ہیں۔ چنانچہ تم قربانی کے ان جانوروں میں سے کھاؤ اور ان میں سے اسے بھی کھلاؤ جو بہت زیادہ فقیر وغریب ہے۔

(29) پھر انھیں چاہیے کہ حج کے جو مناسک ان کے ذمے رہ گئے ہیں، وہ پورے کریں اور اپنے سروں کے بال مونڈ کر، ناخن وغیرہ اتار کر اور احرام کی حالت میں رہنے کی وجہ سے جو میل کچیل ان پر جما ہوا ہو، اسے دور کر کے احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں۔ انھیں چاہیے کہ جس حج یا عمرہ یا ہدی (بیت اللہ کی طرف بھیجی جانے والی قربانی) وغیرہ کو انھوں نے نذر کی صورت میں خود پر لازم ٹھہرایا ہے، اسے پورا کریں اور اس گھر کا طواف افاضہ (طوافِ زیارت) کریں جسے اللہ نے سرکش ظالموں کے تسلط اور قبضے سے آزاد کیا ہے۔ (30) یہ جن چیزوں: سر کے بال مونڈنے، ناخن کاٹنے، میل کچیل اتارنے، نذر پوری کرنے اور بیت اللہ کا طواف کرنے کا تمھیں حکم دیا گیا ہے، یہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دی ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے تم پر جو فرض کیا ہے، اس کی تعظیم کرو۔ جو ان چیزوں سے بچے جن سے حالتِ احرام میں بچنے کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے، اور اللہ کی حدود کی تعظیم کرتے ہوئے ان میں نہ پڑے اور ان کی پامالی سے باز رہے تو یہ اس کے رب تعالیٰ کے ہاں دنیا وآخرت میں اس کے لیے بہت بہتر ہے۔ اے لوگو! تمھارے لیے چوپائے، یعنی اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری حلال اور مباح کیے گئے ہیں اور اس نے تم پر ان میں سے کوئی حام، بحیرہ، سائبہ اور وصیلہ (یہ جانوروں کے نام تھے جن کو مشرکوں نے مخصوص افراد کے لیے حرام قرار دیا تھا) وغیرہ حرام نہیں کیے۔ اس نے صرف وہی حرام قرار دیے ہیں جن کا ذکر تم قرآن میں پاتے ہو، جیسے مردار اور خون وغیرہ، لہٰذا تم بتوں کی گندگی سے دور رہو اور ہر اس باطل اور جھوٹی بات سے بھی دور رہو جو اللہ کی طرف یا لوگوں کی طرف منسوب ہو۔

فوائد: ❀ بیت اللہ کی حرمت کا تقاضا ہے کہ وہاں دوسری جگہوں کی نسبت گناہوں سے زیادہ دور رہا جائے۔ ❀ بیت اللہ ہر جگہ اور ہر دور میں ایمان والوں کے دلوں کی دھڑکن رہا ہے۔

❀ حج کے فوائد دنیاوی ہوں یا اخروی، سب لوگوں ہی کو حاصل ہوتے ہیں۔

❀ نعمتوں کی شکرگزاری کا تقاضا ہے کہ کمزوروں سے نرمی وشفقت کی جائے اور ان پر خصوصی توجہ دی جائے۔

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا
خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ
مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝٣١ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ
تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝٣٢ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ
مَحِلُّهَاۤ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝٣٣ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا
لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ
فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝٣٤ۙ
الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى
مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣٥
وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖۗ
فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا
فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا
لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٣٦ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا
دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا
لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٧

4 ع 8 11

(31) اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین کے سوا سارے دینوں سے بیزار ہو کر اس چیز سے بچو کہ تم اس کی عبادت میں کسی کو شریک کر بیٹھو۔ جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، وہ ایسے ہے کہ گویا آسمان سے گر پڑا۔ اب یا تو پرندے اس کا گوشت اور ہڈیاں لے اڑیں یا ہوا اسے کسی دور دراز جگہ پر پھینک دے۔

(32) یہ ہے وہ چیز جس کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کی توحید اور اخلاص کو اختیار کیا جائے اور بتوں اور جھوٹی بات سے بچا جائے۔ جو شخص دین کے نشانات کی تعظیم کرے تو ان کی تعظیم بھی دلوں میں رب کے تقویٰ کی دلیل ہے۔ ہدی (قربانی) اور مناسکِ حج بھی دین کے نشانات میں سے ہیں۔

(33) ہدی کے جن جانوروں کو تم بیت اللہ کے پاس ذبح کرتے ہو، ان میں تمھارے لیے فائدے ہیں، جیسے سواری کرنا، ان کی اون استعمال کرنا، نسل بڑھانا اور دودھ حاصل کرنا۔ یہ سب فائدے تمھارے انھیں بیت اللہ کے قریب ذبح کرنے کے مقررہ وقت تک ہیں، وہ بیت اللہ جسے اللہ نے ظالموں کے تسلط اور قبضے سے آزاد کیا ہے۔

(34) ہم نے ہر سابقہ امت کے لیے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی خاطر خون بہانے کا طریقہ مقرر کیا تاکہ وہ جن جانوروں کو اللہ کے قرب کے لیے ذبح کرتے ہیں، انھیں ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام ذکر کریں، اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہ اس نے انھیں اونٹوں، گایوں اور بکریوں کی صورت میں رزق دیا ہے۔ سو اے لوگو! تمھارا سچا معبود ایک ہی معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے سامنے جھکو اور اس کے اطاعت گزار اور فرماں بردار بنو۔ اے رسول (ﷺ)! اللہ سے ڈرنے والے اور اس کے مخلص بندوں کو وہ خبر سنا دیں جس سے وہ خوش ہو جائیں۔

(35) یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو وہ اس کی سزا سے ڈرتے ہوئے اس کے حکم کی مخالفت سے بچتے ہیں، اگر ان پر کوئی آزمائش آئے تو اس پر صبر کرتے ہیں، نماز مکمل طریقے سے ادا کرتے ہیں اور اللہ کا دیا ہوا رزق خیر کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔

(36) اونٹ اور گائے جنھیں بطور ہدی بیت اللہ کی طرف بھیجا جاتا ہے، انھیں ہم نے تمھارے لیے دین کا شعار اور عظیم نشان بنایا ہے۔ ان میں تمھارے لیے دینی اور دنیاوی فوائد ہیں، لہٰذا انھیں نحر کرتے وقت اللہ کا نام لو جبکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور ان کا اگلا ایک گھٹنا باندھا ہوا ہوتا کہ وہ بھاگ نہ جائیں۔ پھر نحر ہونے کے بعد جب وہ اپنے پہلو کے بل گر جائیں تو اے قربانی کرنے والو! تم خود ان میں سے کھاؤ اور اس فقیر کو بھی دو جو سوال نہیں کرتا اور جو فقیر سوال کرتا ہے اسے بھی دو۔ جس طرح ہم نے انھیں تمھارے مطیع کر دیا ہے کہ تم ان پر سواری کرو اور سامان لادو، اسی طرح تمھارے تابع کر دیا ہے کہ تم انھیں اس جگہ لے جاؤ جہاں تم نے انھیں اللہ کے قرب کے حصول کے لیے ذبح کرنا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں مطیع کرنے کا تم پر جو انعام کیا ہے، اس پر تم اللہ کا شکر ادا کرو۔

(37) جو قربانیوں کے جانور تم پیش کرتے ہو، ان کے گوشت اور خون اللہ تک ہرگز نہیں پہنچتے اور نہ اس کی طرف بلند کیے جاتے ہیں لیکن اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے جو قربانی کے عمل میں تم اخلاص پیدا کر کے اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہو، وہ اس کی طرف بلند ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمھارے مطیع بنا دیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو حق کی توفیق دی ہے، اس پر شکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ اے رسول (ﷺ)! جو لوگ اپنے رب کی عبادت کرنے اور اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنے میں نیکی کرنے والے ہیں، انھیں اس جزا کی خبر دے دیں جو انھیں خوش کر دے گی۔

فوائد: ❀ کسی معنوی چیز کو حسی شکل میں لانے کے لیے مثال بیان کرنا، یہ تربیت کے عظیم مقصد کے لیے ہے۔ ❀ تواضع اور انکسار کی بڑی فضیلت ہے۔ ❀ احسان کرنا سعادت مندی کا سبب ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ
خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ
عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ﴿۳۹﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ
اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ
بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ
فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ
عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا
الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ
الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ
وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ
مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾
فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا
وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ
لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا
تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾

(38) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات پر ایمان لانے والوں سے ان کے دشمنوں کا شر دور کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو امانتوں میں بہت زیادہ خیانت کرنے والا، اللہ کی نعمتوں کی بہت زیادہ ناقدری کرنے والا ہے اور وہ ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے بغض رکھتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ وہ اپنے مومن بندوں کا دفاع کرتا ہے جس سے ان کے دل مطمئن ہو گئے، تو اللہ تعالیٰ نے انھیں کافروں سے جنگ کرنے کی اجازت دی، چنانچہ فرمایا:

(39) اللہ تعالیٰ نے اپنے ان مومن بندوں کو جنگ کرنے کی اجازت دی ہے جن سے مشرک جنگ کرتے ہیں کیونکہ ان کے دشمنوں کی طرف سے ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ بغیر جنگ کے بھی ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کرنے پر یقیناً پوری طرح قادر ہے لیکن اس کی حکمت کا تقاضا ہے کہ مومنوں کو کافروں کے ساتھ لڑا کر ان کی آزمائش کرے۔

(40) وہ لوگ جنھیں کافروں نے بغیر کسی جرم کے ظلم کرتے ہوئے ان کے گھروں سے نکالا۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ انھوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے۔ اس کے سوا ہمارا کوئی رب نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور مومنوں کو ان کے دشمنوں سے جنگ کی اجازت نہ دی ہوتی تو وہ عبادت کی جگہوں پر بھی چڑھ دوڑتے اور راہبوں کی خانقاہیں، عیسائیوں کے گرجے، یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جو نماز کی ادائیگی کے لیے بنائی جاتی ہیں جن میں مسلمان کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں، وہ یہ سب ڈھا دیتے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد کرے گا جو اس کے دین اور نبی کی مدد کرے، بلاشبہ اللہ اس کی مدد کی خوب طاقت رکھتا ہے جو اس کے دین کی مدد کرے۔ وہ ایسا غالب ہے کہ اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔

(41) یہ جن سے مدد کا وعدہ ہے، وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کر کے انھیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ کامل طریقے سے نماز ادا کریں، اپنے مالوں کی زکاۃ دیں، اسی چیز کا حکم دیں جس کا شریعت نے حکم دیا اور اس چیز سے روکیں جس سے انھیں شریعت نے روکا، جبکہ تمام امور میں ثواب اور سزا دینے کا اختیار اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

(42) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کی قوم آپ کو جھٹلائے تو اس پر صبر کریں۔ آپ پہلے رسول نہیں ہیں جسے اس کی قوم نے جھٹلایا ہو۔ یقیناً آپ کی قوم سے پہلے قومِ نوح نے نوح علیہ السلام کو جھٹلایا، قومِ عاد نے ہود علیہ السلام کی تکذیب کی اور ثمود نے صالح علیہ السلام کو جھٹلایا۔

(43) اور قومِ ابراہیم نے ابراہیم علیہ السلام کی تکذیب کی اور قومِ لوط نے لوط علیہ السلام کو جھوٹا کہا۔

(44) اور مدین والوں نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور فرعون اور اس کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا تو میں نے ان کی قوموں سے عذاب مؤخر کر کے انھیں ڈھیل دی، پھر میں نے انھیں عذاب میں پکڑ لیا، لہٰذا آپ غور و فکر کریں کہ میرا عذاب ان پر کیسا رہا۔ یقیناً میں نے انھیں ان کے کفر کے باعث تباہ و برباد کر دیا۔ (45) کتنی زیادہ بستیاں ایسی تھیں جنھیں ہم نے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والے عذاب سے ہلاک کر دیا جبکہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے ظالم تھیں۔ یہ دیکھو ان کے گھر برباد اور ویران پڑے ہیں کہ وہاں رہنے والا کوئی نہیں۔ کتنے کنویں خالی اور ویران پڑے ہیں کہ ان پر آنے والے ہلاک ہو گئے اور کتنے بلند و بالا اور سجے ہوئے محلات ایسے ہیں جو اپنے رہنے والوں کو عذاب سے نہ بچا سکے۔ (46) کیا رسول ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو جھٹلانے والے یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ ان تباہ شدہ بستیوں کے نشانات دیکھتے اور اپنی عقلوں سے غور و فکر کر کے ان سے نصیحت حاصل کرتے اور ان واقعات کو قبول کرنے کی غرض سے سنتے تاکہ نصیحت حاصل کریں۔ بلاشبہ اندھا پن آنکھوں کا اندھا ہونا نہیں بلکہ انتہائی مہلک اندھا پن دل کا اندھا پن ہے کہ انسان عبرت اور نصیحت حاصل نہ کرے۔

فوائد: ❀ ایمان وہ عظیم سبب ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا دفاع کرتا اور اس کی حفاظت و نگرانی کرتا ہے۔ ❀ قوت اور عزت دونوں صفات اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہیں۔ ❀ عبادت گاہوں کے تحفظ کے لیے جہاد جائز قرار دیا گیا ہے۔ ❀ دین قائم کرنے سے اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی نصرت فرماتا ہے۔ ❀ دلوں کا اندھا پن اللہ تعالیٰ کی آیات سے نصیحت حاصل کرنے میں رکاوٹ ہے۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا
عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
6 ع 10 13 اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾ ع قُلْ
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا
فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ
فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ
اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾ ۙ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ
فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ ۙ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ
قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٤﴾
وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ
السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿٥٥﴾

(47) اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی قوم کے کافروں کو جب دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تو وہ دنیا کے جلدی آنے والے عذاب اور آخرت کے دیر سے آنے والے عذاب کے بارے میں جلدی مچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا جو وعدہ ان سے کیا ہے، وہ اس کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔ جلدی آنے والا عذاب وہ ہے جو بدر کے دن ان پر اترا۔ اور آخرت میں عذاب کا ایک دن، اس میں ہونے والے عذاب کی وجہ سے، تمھاری گنتی کے مطابق دنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔

(48) اور کتنی بستیاں ایسی تھیں جنھیں میں نے عذاب میں ڈھیل دی اور انھیں مہلت دے کر عذاب میں جلدی نہیں کی، حالانکہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے ظالم تھیں۔ پھر میں نے انھیں تہس نہس کر دینے والے عذاب کے ساتھ پکڑ لیا اور مجھ اکیلے ہی کی طرف انھیں قیامت کے دن لوٹنا ہے اور میں انھیں ان کے کفر کا بدلہ ہمیشہ کے عذاب کے ذریعے سے دوں گا۔

(49) کہہ دیجیے: اے لوگو! میں تو صرف تمھیں ڈرانے والا ہوں۔ جو کچھ دے کر مجھے بھیجا گیا ہے، میں وہ تمھیں پہنچاتا ہوں اور میں واضح طور پر تمھیں خبردار کرتا ہوں۔

(50) چنانچہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے ان کے رب کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہے اور جنت میں ان کے لیے نہایت عمدہ اور باعزت روزی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔

(51) جن لوگوں نے یہ سمجھتے ہوئے ہماری آیتوں کو جھٹلانے کی بھرپور کوشش کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز کر دیں گے اور اس سے بچ نکلیں گے، پھر وہ انھیں عذاب نہیں دے گا، تو وہ لوگ دوزخی ہیں۔ وہ دوزخ سے ایسے چمٹیں گے جیسے ایک دوست اپنے دوست کے ساتھ رہتا ہے۔

(52) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر جب وہ اللہ کی کتاب کی قراءت کرتا تو شیطان اس کی قراءت میں کچھ داخل کر دیتا جو لوگوں کو لگتا کہ یہ بھی وحی ہے، پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے داخل کیے ہوئے کلمات کو باطل قرار دے دیتا اور اپنی آیات کو قائم رکھتا۔ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(53) شیطان نبی کی قراءت میں اپنے کلمات اس لیے داخل کرتا تاکہ اللہ تعالیٰ شیطان کی اس مداخلت کو منافقوں اور ان مشرکوں کے لیے جن کے دل سخت ہو گئے ہیں، آزمائش بنا دے۔ بلاشبہ منافقوں اور مشرکوں میں سے ظالم، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی عداوت میں پڑے ہوئے ہیں اور حق و ہدایت سے دور ہیں۔

(54) اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ اس لیے بھی ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہے، وہ پکا یقین کر لیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والا قرآن وہ حق ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی ہے، چنانچہ ان کا اس پر ایمان و یقین مزید بڑھ جائے اور ان کے دلوں میں اس کے لیے عاجزی اور خشوع و خضوع پیدا ہو جائے۔ بلاشبہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ ضرور حق کی سیدھی راہ دکھاتا ہے جس میں کوئی کجی اور ٹیڑھا پن نہیں ہے۔ یہ ان کے لیے اسے دل سے ماننے کی جزا ہے۔

(55) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کو جھٹلایا، وہ اس قرآن کے بارے میں ہمیشہ شک میں رہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا ہے، حتی کہ ان کے پاس اچانک قیامت آ جائے تو بھی وہ اسی حال میں ہوں گے، یا ان پر اس دن کا عذاب آ جائے جس میں ان کے لیے کوئی رحمت اور خیر نہ ہو اور وہ ان کی نسبت سے قیامت کا دن ہوگا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے تاکہ وہ اپنے ظلم میں خوب سرکش ہو جائے۔
❀ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کو تحریف اور تبدیلی سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے بارے میں شیطان کے ساتھیوں کی سازشیں ناکام بناتا ہے۔
❀ نفاق اور دل کی سختی دو نہایت مہلک بیماریاں ہیں۔
❀ ایمان علم کا پھل ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ایمان کا صلہ ہے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ 7 ع 9 14
هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ
اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾
لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ
حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ
ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ
فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؗ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع 8 ع 7 15

(56) قیامت کے دن، بادشاہت صرف اکیلے اللہ کی ہوگی اور اس بارے میں کوئی اس سے جھگڑنے والا نہ ہوگا کہ جس دن ان کے پاس وہ عذاب آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مومنوں اور کافروں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ وہ ہر ایک کے لیے وہی فیصلہ کرے گا جس کا وہ حق دار ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ان کے لیے بہت بڑا ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا اور وہ ہے ہمیشہ کی نعمتوں والی جنتیں۔

(57) اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور ہمارے رسول پر نازل کی جانے والی ہماری آیتوں کو جھٹلایا، ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ انھیں جہنم میں ذلیل ورسوا کرے گا۔

(58) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے اور اس کے دین کی عزت کی خاطر اپنے گھر بار اور وطن چھوڑے، پھر اس کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگئے یا فوت ہوگئے تو اللہ تعالیٰ ضرور انھیں جنت میں نہایت عمدہ اور ہمیشہ رہنے والی روزی دے گا جو ختم نہ ہوگی۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(59) اللہ تعالیٰ انھیں ضرور ایسی جگہ میں داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے اور وہ ہے جنت۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے عملوں اور نیتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ وہ نہایت حلیم ہے کہ اپنے حق میں کوتاہیاں کرنے والوں کو جلد سزا نہیں دیتا۔

(60) ایک تو یہ مذکورہ معاملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو جنت میں داخل کرے گا اور دوسری بات یہ ہے کہ زیادتی کرنے والے کے مقابلے میں اسی قدر زیادتی کرنے کی اجازت ہے اور اسے گناہ شمار نہیں کیا جاتا اور اگر زیادتی کرنے والا دوبارہ زیادتی کرے تو اللہ تعالیٰ اس مظلوم کی ضرور مدد کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کے گناہوں سے بہت زیادہ درگزر کرنے والا اور انھیں بے حد بخشنے والا ہے۔

(61) جس پر دوبارہ زیادتی ہوئی ہے، اس کی مدد اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کرنے پر قادر ہے اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے رات کو دن میں داخل کرنا اور دن کو رات میں داخل کرنا بھی ہے، وہ اس طرح کہ وہ رات دن میں سے ایک کو بڑا کرتا ہے اور دوسرے کو چھوٹا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا، ان کے افعال خوب دیکھنے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ انھیں ان کا بدلہ ضرور دے گا۔

(62) اور یہ مذکورہ بات، یعنی اللہ تعالیٰ کا رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرنا اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ حق ہے، اس کا دین حق ہے، اس کا وعدہ سچا ہے اور اس کا مومنوں کی مدد کرنا برحق ہے اور بلاشبہ مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں، وہ ایسا باطل ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی ذات، قدرت اور غلبے میں اپنی مخلوق سے بے انتہا بلند ہے۔ وہ ایسا بڑا ہے کہ ہر قسم کی بڑائی، عظمت اور جلال اسی کے شایانِ شان ہے۔

(63) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش نازل فرمائی، پھر بارش نازل ہونے کے بعد زمین سے جو نباتات نکلی، اس سے زمین سرسبز وشاداب ہوگئی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا لطف وکرم کرنے والا ہے کہ اس نے ان کے لیے بارش نازل کی اور زمین نے ان کے لیے نباتات اگائی۔ وہ ان کی مصلحتوں سے خوب آگاہ ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(64) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب اسی اکیلے کی ملکیت ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی غنی اور بے نیاز ہے جو اپنی مخلوقات میں سے کسی مخلوق کا محتاج نہیں۔ وہ ہر حال میں قابلِ تعریف ہے۔

فوائد: ❀ اسلام میں ہجرت کا مقام ومرتبہ اور اس کی فضیلت کا بیان۔ ❀ زیادتی کے برابر سزا دینا جائز ہے۔
❀ جس پر زیادتی ہو، اللہ تعالیٰ دنیا یا آخرت میں اس کی ضرور مدد کرے گا۔
❀ اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی شان کے لائق بلند صفات، جیسے علم، سمع (سُننا)، بصر (دیکھنا) اور علو (بلند ہونا) وغیرہ کا اثبات کیا گیا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَ الْفُلْكَ تَجْرِيْ
فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾ وَ هُوَ الَّذِيْۤ
اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾
لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي
الْاَمْرِ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾
وَ اِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ
يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ
تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا
لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ
وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ
يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ
اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ ع 9 8 16

(65) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے فائدوں اور تمھاری ضروریات کے لیے زمین کے جانور اور جمادات آپ کے اور لوگوں کے تابع کر دیے ہیں۔ اس نے کشتیاں تمھارے تابع کر دیں جو اس کے حکم سے اور اس کے مسخر کرنے کے باعث سمندر میں ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف چلتی ہیں اور وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر اس کی اجازت کے بغیر گر نہ پڑے۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے زمین پر گرنے کی اجازت دے تو وہ ضرور گر پڑے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے کہ اس نے ان کے ظلم کے باوجود ان چیزوں کو ان کے لیے مسخر کر دیا ہے۔

(66) اللہ ہی ہے جس نے تمھیں زندگی بخشی، اس طرح کہ تمھیں عدم (نہ ہونے) سے وجود میں لایا، پھر جب تمھاری عمریں ختم ہو جائیں گی تو تمھیں موت دے گا، پھر تمھاری موت کے بعد دوبارہ تمھیں زندہ کرے گا تاکہ وہ تمھارے اعمال کا محاسبہ کرے اور تمھیں ان کا بدلہ دے۔ بلاشبہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بہت زیادہ ناشکرا ہے کہ وہ اس کے ساتھ غیروں کی عبادت کرتا ہے، حالانکہ اس کی نعمتیں ظاہر ہیں۔

(67) ہم نے ہر دین والوں کے لیے شریعت بنائی اور وہ اپنی شریعت کے مطابق عمل کرتے ہیں، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! مشرکوں اور دوسری شریعتوں والوں کو آپ کی شریعت کے بارے میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔ آپ ان کی نسبت حق کے زیادہ قریب ہیں کیونکہ وہ تو باطل پرست ہیں۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی خالص توحید کی طرف بلائیے، بلاشبہ آپ ایسے سیدھے راستے پر ہیں جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔

(68) اگر دلیل واضح ہو جانے کے بعد بھی یہ لوگ آپ سے جھگڑنے پر اصرار کریں تو ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں اور انھیں بطور وعید کہیں: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو عمل تم کرتے ہو۔ تمھارے اعمال میں سے کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ جلد تمھیں ان کی جزا دے گا۔

(69) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں، مومنوں اور کافروں کے درمیان اس دینی امر کے بارے میں فیصلہ کرے گا جس کے متعلق وہ دنیا میں اختلاف کرتے تھے۔

(70) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو کچھ آسمان میں ہے اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسے بھی جانتا ہے۔ ان دونوں کی کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ بلاشبہ ان کا علم لوحِ محفوظ میں درج ہے۔ بلاشبہ ان سب کا علم اللہ تعالیٰ پر نہایت آسان ہے۔

(71) مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابوں میں ان کی عبادت کی کوئی دلیل نازل کی ہے نہ ان کے پاس اس کی کوئی اور علمی دلیل ہے۔ ان کی ساری بنیاد باپ دادا کی اندھی پیروی پر ہے۔ ان ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا جو انھیں اللہ کے اس عذاب سے بچا سکے جو ان پر آئے گا۔

(72) جب ان کے سامنے قرآن مجید میں موجود ہماری واضح آیتوں کی قراءت ہوتی ہے تو انھیں سن کر ان کافروں کے چہروں پر جو ناگواری ظاہر ہوتی ہے، اس سے آپ ان کے انکار کو اچھی طرح جان سکتے ہیں۔ قریب ہے کہ وہ شدتِ غضب سے ان لوگوں پر ٹوٹ پڑیں جو ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: کیا میں تمھیں اس کی خبر نہ دوں جو تمھارے اس غیظ وغضب اور تیوری چڑھانے سے زیادہ بری ہے؟ وہ آگ ہے جس میں کافروں کو داخل کرنے کا اللہ نے وعدہ کیا ہے اور وہ نہایت برا ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ جانے والے ہیں۔

فوائد: ❀ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ان کے لیے مطیع کر دی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت رأفت (نرمی، شفقت) ورحمت کا اثبات ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے علم نے آسمانوں، زمین اور ان دونوں کے درمیان موجود ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

❀ اندھی تقلید ہی مشرکوں کے اللہ کے ساتھ شرک پر کاربند رہنے کا سبب ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ
تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخْلُقُوا۟ ذُبَابًا وَلَوِ
ٱجْتَمَعُوا۟ لَهُۥ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ
مِنْهُ ۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ
حَقَّ قَدْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿٧٤﴾ ٱللَّهُ يَصْطَفِى مِنَ
ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ ٱلنَّاسِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿٧٥﴾
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ
ٱلْأُمُورُ ﴿٧٦﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱرْكَعُوا۟ وَٱسْجُدُوا۟ وَ
ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمْ وَٱفْعَلُوا۟ ٱلْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۩ ﴿٧٧﴾
وَجَٰهِدُوا۟ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ وَمَا
جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ
إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا
لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى
ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُوا۟
بِٱللَّهِ هُوَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿٧٨﴾

السجدة عند الشافعي

10 ع 6 17

(73) اے لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے، لہٰذا اسے کان لگا کر پوری توجہ اور غور سے سنو اور اس سے عبرت حاصل کرو! بلاشبہ جن بتوں وغیرہ کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو، وہ اپنی عاجزی اور بے بسی کے سبب ایک چھوٹی سی مکھی بھی ہرگز پیدا نہیں کر سکتے، خواہ اسے پیدا کرنے کے لیے وہ سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں۔ جب مکھی ان پر موجود کوئی خوشبو یا اس سے ملتی جلتی چیز لے بھاگے تو وہ اسے اس سے چھڑانے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ ان کے مکھی پیدا نہ کر سکنے اور اس سے کوئی چیز چھڑانے سے عاجز ہونے سے یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ اس سے بڑی کوئی چیز پیدا کرنے سے بھی عاجز ہیں، پھر تم ان کے بے بس ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کیسے کرتے ہو؟ نہایت کمزور ہے یہ طلب کرنے والا اور اس سے مراد وہ بت ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے جو مکھی سے وہ چیز چھڑانے کی طاقت نہیں رکھتا جسے وہ اس سے چھین کر لے جائے۔ اور نہایت کمزور ہے یہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے اور وہ ہے مکھی۔

(74) انھوں نے جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی بعض مخلوقات کی عبادت کی تو انھوں نے صحیح معنوں میں اللہ کی تعظیم ہی نہیں کی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست قوت والا ہے اور اس کی قوت وقدرت کے مظاہر میں سے ہے کہ اس نے آسمان وزمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے، ان کو پیدا فرمایا۔ وہ ایسا غالب ہے کہ کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا، برعکس مشرکوں کے بتوں کے کہ وہ نہایت کمزور اور ذلیل ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔

(75) اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرشتوں میں سے کئی فرشتے پیغام رسانی کے لیے چن لیتا ہے اور اسی طرح انسانوں میں سے کئی رسول منتخب فرماتا ہے، پھر بعض فرشتوں کو ان نبیوں کی طرف بھیجتا ہے جیسا کہ جبریل علیہ السلام کو انسانوں میں سے منتخب کردہ رسولوں کی طرف بھیجا۔ اور وہ انسانوں میں سے رسولوں کو لوگوں کی طرف بھیجتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ مشرکوں کی وہ بات اچھی طرح سنتا ہے جو وہ اس کے رسولوں کے بارے میں کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے اپنی رسالت کے لیے منتخب کرتا ہے، اسے خوب دیکھنے والا ہے۔

(76) وہ اس ساری صورت حال کو بھی جانتا ہے جس پر فرشتوں اور انسانوں میں سے اس کے پیغام رساں اپنی پیدائش سے پہلے تھے اور موت کے بعد ہوں گے۔ قیامت کے دن اکیلے اللہ ہی کی طرف تمام معاملات لوٹائے جائیں گے جہاں وہ اپنے تمام بندوں کو قبروں سے اٹھائے گا اور پھر انھیں ان اعمال کی جزا دے گا جو انھوں نے آگے بھیجے ہوں گے۔

(77) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی متعین کردہ شریعت پر عمل کرنے والو! اپنی نمازوں میں اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے رکوع اور سجدے کرو اور صدقہ وخیرات اور صلہ رحمی وغیرہ کی صورت میں خیر کے کام کرو، اس امید پر کہ تم اپنا مقصود پا سکو اور جس چیز سے ڈرتے ہو، اس سے نجات پاؤ۔

(78) اللہ کی راہ میں خالص اس کی رضا کے حصول کے لیے جہاد کرو۔ اسی نے تمھیں چنا اور تمھارا دین نہایت آسان بنایا جس میں کوئی تنگی اور سختی نہیں ہے۔ یہ آسان دین ہی تمھارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے پچھلی کتابوں اور قرآن مجید میں تمھارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ رسول تم پر گواہ ہو جائے کہ بلاشبہ اس نے وہ پیغام تمھیں پہنچا دیا ہے جس کے پہنچانے کا اسے حکم ملا اور تاکہ تم پچھلی امتوں کے گواہ بن جاؤ کہ ان کے رسولوں نے انھیں پیغام پہنچا دیا تھا، لہٰذا نماز کامل طریقے سے ادا کر کے اس پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کرو۔ اللہ کی پناہ لو اور اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسا کرو۔ وہ پاک رب مومنوں میں سے جس کا بھی مولا بنے، کیا ہی اچھا مولا ہے اور ان میں سے وہ جس کا مددگار رہو تو کیا ہی خوب مددگار رہے، لہٰذا اسی کو مولا بناؤ، وہ تم سے دوستی کرے گا اور اسی سے مدد مانگو، وہ تمھاری مدد کرے گا۔

فوائد: ❀ معانی کی تشریح اور وضاحت کرنے کے لیے مثالیں بیان کرنے کی بڑی اہمیت ہے اور یہ تربیت کا نہایت جلیل القدر طریقہ ہے۔ ❀ بتوں کا کوئی ادنیٰ اور نہایت معمولی چیز پیدا نہ کر سکنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کے علاوہ بھی کچھ پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا سبب اس کی تعظیم نہ کرنا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے ''قوت اور عزت'' دو صفات کا اثبات اور اس بات کی اہمیت کہ مومن ان صفات کے معانی ہر وقت ذہن میں رکھے۔